امام سراج الدینؒ: ''إذا فرغ من الصلاۃ لایقوم بالدعاء''

حافظ الدین محمد بن شھابؒ : ''لایقوم بالدعاء بعد صلاۃ الجنازۃ لأنہ دعا مرۃ''

شمس الدین محمد الخراسانیؒ :'' لایقوم داعیا لہ''

علامہ ابن نجیم ابو حنیفہ الثانیؒ :'' لایدعو بعد التسلیم''[بحر الرائق]

مفتی محمد نصر الدینؒ : ''وبعد استادہ نماند برائے دعا''

ملا علی القاریؒ :ولایدعو للمیت بعد صلاۃ الجنازۃ لأنہ یشبہ الزیادۃ فی صلاۃ الجنازۃ .

[مرقاۃ المفاتیح]

غور کیجئے! فقہاءعظام احناف کے اکابر علماء کرامؒ نماز جنازہ کے بعد رائج اجتماعی دعا کو'مکروہ' کہتے ہیں اور اس سے محض اس لیے منع کرتے ہیں کہ یہ امر مسنون پر زیادتی ہے۔ اگر خیر القرون میں یہ دعا معروف ہوتی تو یہ اہل علم اس عمل کو خلاف سنت اور مکروہ کہنے کی ہرگز جرأت نہ کرتے۔

مگر افسوس ہے کہ بریلی کی بدعت نواز پارٹی اسی خلاف مسنون اور مکروہ کام کو جائز اور مستحب سمجھتی ہے اور اس کی اثبات کے درپے ہیں۔ پھر لطف کی بات یہ ہٹ دھرمی بھی کہ وہ اپنے تئیں حنفی کہلاتے ہوئے فقہائے احناف کی صریح مخالفت پر کمر بستہ ہیں۔

☆☆☆☆☆

☆ اس ''مکروہ'' رواج کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ نمازِ جنازہ کو''نماز'' کے بجائے صرف ''دعا'' قرار دے کر خاطر خواہ اہمیت نہیں دی جاتی اور عام طور پر مختصر دعا پر اکتفا کیا جاتا ہے، جس پر بہت سے لوگ مطمئن نہیں ہوتے اور بعد میں اجتماعی دعا کے ذریعے باقی ماندہ کسر کی تلافی کرنے کی کوشش کرتے ہیں، کیونکہ شرکاءِ جنازہ بجا طور پر میت کو بھرپور دعاؤں کے ساتھ الوداع کرنا چاہتے ہیں۔ اس مسئلے کا حل یہی ہے کہ نماز جنازہ سنت کے مطابق پڑھتے ہوئے خوب دعائیں کی جائیں۔ واللہ أعلم